سوال

(283) طلاق کی نیت سے شادی کے مسئلہ کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بھاء نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے آپ کا یہ فتویٰ پڑھا ہے کہ طلاق کی نیت سے شادی کرنا جائز ہے جبکہ وقت طلاق کا تعین نہ کیا گیا ہو۔ نیز یہ کہ مغربی ممالک میں جانے والے نوجوانوں کو آپ یہ وصیت کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کی شادی کر لیں، ہوسکتا ہے کہ میاں بیوی میں محبت پیدا ہوجائے یا اللہ تعالیٰ انہیں اولاد عطا فرمادے جس کی وجہ سے یہ شادی برقرار رہے، توکیا یہ صحیح ہے امید ہے آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو اجر وثواب عطا فرمائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ فتویٰ بحوث علمیہ اورافتاء سعودی عرب کی مستقل کمیٹی کی طرف سے میری سربراہی اوراشتراک میں صادر ہوا تھا،جمہور اہل علم کا بھی یہی قول ہے جیسا کو موافق الدین بن قدامۃ نے اپنی کتاب ''المغنی'' میں ذکر فرمایا ہے۔ بشرطیکہ یہ نیت صرف بندے اوراللہ تعالیٰ کے درمیان ہو، یاد رہے یہ صورت نکاح متعہ کی نہیں ہے۔

شادی کرنے والا اگر عورت کے وارثوں کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرلے یا وہ نکاح ہی مدت معلوم کی شرط پر کرے تو یہ نکاح منکر اورناجائز ہوگا اسے نکاح متعہ سمجھا جائے گا جو کہ باطل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے روز قیامت تک حرام قرار دے دیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 264

محدث فتویٰ